OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com

قرآن کا اسلوب ترغیب وترہیب اور اس کی اہمیت ایک تحقیقی جائزہ

The Style of Persuasion and Encouragement of the Qur'an and its Importance, A Research Review

Hafiz Shahnawaz Ahmed
M.Phil. Research Scholar, Department of Islamic Studies, Faculty of Social Sciences & Humanities, Hamdard University Karachi.
Email: shahnawazmadani87@gmail.com

Dr. Muhammad Atif Aftab
Chairman & Associate Professor, Department of Islamic Studies, Faculty of Social Sciences & Humanities, Hamdard University Karachi.
Email: atif.aftab@hamdard.edu.pk

Mahmood Raza
M.Phil. Research Scholar, Department of Islamic Studies, Faculty of Social Sciences & Humanities, Hamdard University Karachi.
Email: mehmoodraza304@gmail.com

Aisha Aftab
M.Phil. Research Scholar, Department of Islamic Studies, Faculty of Social Sciences & Humanities, Hamdard University Karachi.
Email: orakarifmuzammil@gmail.com

Received on: 03-10-2023 Accepted on: 06-11-2023

Abstract:

This research paper delves into the profound and unique style of persuasion and encouragement found in the Qur'an, the holy book of Islam. The Qur'an, revered by over a billion Muslims worldwide, serves not only as a religious guide but also as a source of inspiration, motivation, and moral guidance. This study aims to critically review and analyze the distinctive techniques employed by the Qur'an to persuade and encourage its readers. The Qur'an employs a rich linguistic and rhetorical style that transcends cultural and linguistic boundaries. It employs various forms of persuasion, ranging from logical reasoning to emotional appeals, seeking to engage the reader on multiple levels. The paper will explore how the Qur'an uses parables, metaphors, and allegories to convey its messages effectively. Furthermore, it will investigate the emphasis on clarity and eloquence in the Qur'anic verses, contributing to the book's persuasive power. Importantly, the research will shed light on the cultural and historical context in which the Qur'an was revealed, recognizing the nuanced approach it takes to address diverse audiences. It will explore the relevance of Qur'anic teachings in different social, political, and ethical contexts, showcasing its

adaptability and universality. The significance of the Qur'an's persuasive style extends beyond religious boundaries. The paper will discuss its impact on individuals' ethical and moral development, fostering a sense of responsibility, compassion, and justice. Additionally, it will explore how the Qur'an encourages believers to seek knowledge, reflect critically, and engage in self-improvement. The research aims to contribute to a deeper understanding of the Qur'an's influence on individuals and societies, highlighting its role as a guide for personal and collective development. By examining the methods employed in its persuasion and encouragement, this paper seeks to appreciate the timeless relevance of the Qur'an in shaping attitudes, behaviors, and moral principles. this research review underscores the importance of studying the style of persuasion and encouragement in the Qur'an, offering valuable insights into its enduring impact on individuals and communities worldwide.

Keywords: Qur'an, Persuasion, Encouragement, Rhetorical Style, Moral Guidance

تعارف:

رب تعالیٰ نے انسان کو زمین پر اتارا تو اس کے ساتھ اس ذات نے ترغیب و ترہیب یعنی رجا و خوف کا سلسلہ بھی جاری فرمایا۔ ابتداء انبیاء و رسل مبعوث فرمائے اور ان کو کتب سماویہ اور صحائف بھی عطا کیے۔ مقصد یہ رہا کہ یہ مقدس ہستیاں انسان کو تاریک راہوں سے نکال کر روشن راہوں کی طرف لے آئیں اور شقاوت و بد بختی سے نکال کر خوش بختی اور اخروی کامیابی کی طرف لے آئیں۔

بعد میں رب تعالیٰ نے خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور ساتھ لاریب کتاب قرآن مجید بھی عطا کی تاکہ اس ترغیب و ترہیب کی آخری کڑی اشرف المخلوقات انسان کے لیے کامیابی کا سبب بنے۔ قرآن پاک میں بے شمار اسلوب مذکور ہوئے۔ کیونکہ انسان بعض اوقات تو بڑے بڑے دلائل و براہین کو نظر انداز کر دیتا ہے اور بعض اوقات ایک شعری اسلوب اس کے قلب کو موہ لیتا ہے۔ انسان کی اسی فطرت کے پیش نظر رب تعالیٰ نے اپنے محبوب پر نازل کی گئی لاریب کتاب کو مختلف مناہج و اسلوب اور خصوصیات سے مزین فرمایا۔ ان میں اسلوب ترغیب و ترہیب بھی ہے۔

ترغیب:

ترغیب کا لغوی معنی ہے کہ کسی چیز کی طرف مائل کیا جائے یا کسی چیز کی خواہش و چاہت دلائی جائے یا کسی چیز کی طرف رغبت دلائی جائے۔

جبکہ اصطلاحا معنی کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ علی محفوظ لکھتے ہیں کہ

هو الترغيب فيما يغير في حمل الناس على التمشير عن ساعد الجد في طاعة الله لنيل السعادة في الدنيا و الآخرة[1]

"یعنی ترغیب سے سے مراد یہ ہے کہ ان تمام امور میں رغبت دلائی جائے جو دنیا و آخرت کی بھلائی کے حصول کے لیے رب تعالیٰ کی عبادت کی کوشش میں لوگوں کو ابھارنے میں مفید ثابت ہوں۔"

مثلاً دنیاو آخرت کی بشارتوں کے ضمن میں انسان کو نیکی پر ابھارنا اور رب تعالیٰ کے قرآن میں مذکور اوامر پر ابھارنا اور اس کی عبادت کا شوق دلانا یہ سب امور ترغیب میں داخل ہیں۔

ترہیب:

ترہیب کا لغوی معنی ہے ڈرانا خوف دلانا اور کسی چیز سے دہشت زدہ کرنا

جبکہ شیخ علی محفوظ ترہیب کا اصطلاحی مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

التحذیر من کل المعاصی صغیرھا و کبیرھا المفید فی حل عقدۃ الاصرار و حمل الناس علی ترک الذنوب[2]

تمام صغیر اور کبیرہ گناہوں سے انسان کو اس طور پر ڈرانا کہ یہ گناہوں کے اصرار کی گرہ کھولنے اور گناہوں کو چھوڑنے پر ابھارنے میں مفید ثابت ہو ترہیب کہلاتا ہے۔

اہمیت:

ترغیب و ترہیب یعنی بشارت و نذار انسان کے ایمان کی حفاظت اور اخروی کامیابی کے لیے ایسے اہمیت رکھتی ہے جیسا کہ پرندے کی حفاظت اور اس کی پرواز کے لیے پروں کا ہونا ضروری ہے۔ اگر پرندے کے دونوں پر صحیح سلامت اور تندرست ہوں تو پرندہ ہر قسم کی مصیبت اور نقص سے محفوظ رہتا ہے۔ نیز اگر پروں میں نقص پیدا ہو جائے یا ٹوٹ جائیں تو پرندہ پرواز سے قاصر ہو جاتا ہے۔اور جان بھی کھو بیٹھتا ہے۔ایسے ہی مومن کے لیے یہ بات اہمیت رکھتی ہے کہ رب تعالیٰ کی رحمت کی امید کرتے ہوئے اس سے خائف رہے۔

قرآن مختلف مناہج و اسالیب کو لے کر چلتا ہے۔ بعض اوقات منطقی استدلال اپناتا ہے اور بعض اوقات صرف قصص بیان فرماتا ہے۔ بعض مقامات پر مثال اور اشعارے کا طریقہ اپناتا ہے اور بعض جگہ صرف خبر پر اکتفاء کرتا ہے۔ایسے ہی کہیں کہیں انعامات و کرامات کے ذریعے ترغیب دلاتا ہے تو کہیں عقاب سزا کی وعید سنا کر تربیت کرتا ہے۔المختصر کہ قرآن اشرف المخلوقات انسان کو ہر طریقے اور ہر پہلو سے متاثر کرتا ہے۔

اسلوب ترغیب و ترہیب دعوت کے اہم اسالیب میں سے ایک ہے۔ بلکہ تمام اسالیب سے ممتاز اسلوب ہے۔ کیونکہ انسان کو جب خیر کے کے راستے کی طرف رغبت دلائی جائے تو وہ اس کی طرف توجہ کرتا ہے۔ یہ ترغیبات انسان کو مزید قوت دیتے ہیں کہ وہ اس چیز میں مزید غور و فکر شروع کر دیتا ہے جو چیز اس کو خیر خواہی کی راہ میں ابھارتی ہے۔ قرآن نے بھی اسلوب ترغیب و ترہیب کو اس لیے اپنایا کہ انسان کی طبیعت ہمیشہ ان دو وسیلوں کی محتاج رہتی ہے۔ایک میں بھلائی کی ترغیب اور فاعل کے اجر و ثواب اور دنیا و آخرت میں اس کے بدلے کا ذکر شامل ہوتا ہے جبکہ دوسرے میں برائی سے ترہیب اور دارین میں برائی کے انجام کا بیان ہوتا ہے۔

رب تعالیٰ کی عبادت کی ترغیب:

بنیادی ھدف جو انبیاء کرام لائے ہیں وہ اللہ کی توحید ہے۔ جو رب تعالیٰ کی وحدانیت کی دلیل ہے۔ قرآن پاک بھی اس ہدف کو ترجیح دیتا ہے۔

اور رب تعالیٰ کی عبادت کی ترغیب دلاتا ہے۔

چنانچہ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۝ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ[3]۝

ترجمہ: ''اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمھیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا۔ یہ امید کرتے ہوئے عبادت کرو کہ تمھیں پرہیزگاری مل جائے۔ وہ ذات کہ جس نے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا اور اس نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس پانی کے ذریعے تمھارے کھانے کے لیے کئی پھل پیدا کیے تو تم جان بوجھ کر اللہ کے شریک نہ بناؤ۔''

یہ خطاب تمام لوگوں سے ہے چاہے وہ مسلمان ہوں یا کافر ہوں۔

شیخ فخر الدین طریحی مجمع البیان میں فرماتے ہیں کہ

و كان خطابه تعالىٰ يأمرهم بعبادته والاعتراف بنعمته ثم عدد لهم صنوف نعمته ليستدلوا بذلك على و جوب عبادته فإن العبادة انما تجب لأجل النعما لمخصوصة4

''رب تعالیٰ لوگوں کو اپنی عبادت اور اپنی نعمتوں کے اعتراف کا حکم فرما رہا تھا تو ساتھ ہی ان کو اپنی نعمتیں بھی شمار کرا دیں تا کہ وہ ان کے ذریعے رب کی عبارت کے وجوب پر استدلال کریں کیونکہ عبادت صرف مخصوص نعمتوں کی وجہ سے واجب ہوتی ہے۔''

اس مقام پر رب تعالیٰ نے عبادت کی اہمیت کے پیش نظر اپنی نعمتیں شمار کرا کر عبادت کی ترغیب دی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی ترغیب:

قرآن پاک میں رب تعالیٰ اپنے محبوب کی اطاعت کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے کہ

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَ مَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا5۝

ترجمہ ''جو رسول کی اطاعت کرے تو تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جو منہ پھیرے، تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔''

اس آیت مبارکہ میں رب تعالیٰ نے اپنے نبی کی کی فرمانبرداری کی ترغیب دی ہے اور واضح فرما دیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی لوگوں کو وہی حکم دیتے ہیں جو اللہ نے حکم دیا اور اسی سے منع کرتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا۔

یہی ترغیبی مضمون ایک اور مقام پر اس طرح ہے کہ

وَ مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا6

ترجمہ: ''رسول جو تمھیں دیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں منع کریں اس سے رک جاؤ۔''

اس کے تحت علامہ زمخشری تفسیر کشاف میں لکھتے ہیں کہ

فتکون طاعته فی امتثال ما امر به و الانتهاء عما نهی عنه طاعة الله عز و جل[7]

یعنی اوامر و نواھی میں رسول کی اطاعت عین اللہ کی اطاعت ہے۔

قرآن کی ترغیب:

رب تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ

الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَ اُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ 8

ترجمہ: ''وہ لوگ جو قول کو غور سے سنتے ہیں اور اس کے بہترین پر عمل کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت فرمائی ہے اور وہی ہیں جن کو سمجھ ہے۔''

اس آیت کے تحت تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ

یفهمونه ویعملون بمافیه

''اس آیت سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ قرآن کو سمجھتے ہیں اور جو کچھ میں اس میں ہے اس پر عمل کرتے ہیں۔''

المتصفون بهذه الصفة هم الذین هداهم الله فی الدنیا و الآخرة[9]

''لہذا اس صفت سے متصف ہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں ہدایت عطا فرمائی ہے۔''

نماز اور زکوٰۃ کی ترغیب:

احکام شرعیہ کی دو قسمیں ہیں۔

نمبر ایک: وہ احکام شرعیہ جو اللہ تعالیٰ سے متعلق ہیں۔

اور نمبر دو: وہ احکام شرعیہ جو خود مکلفین سے متعلق ہیں تاکہ ان کی ان کی زندگی کا نظم وضبط برقرار رہے۔

ان احکام شرعیہ میں سے نماز اور زکوٰۃ بھی ہیں۔

نماز رب تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔

جبکہ زکوٰۃ لوگوں کے ساتھ خاص ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے اندر ان دونوں فرائض کی ترغیب دی ہے۔

چنانچہ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ

اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ 10

ترجمہ ''تم نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور جو بھلائی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے تم اس کو پاؤ گے اللہ کے ہاں بے شک اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ رہا ہے جو تم کرتے ہو۔''

اس آیت مبارکہ کے شروع میں مذکور آیت کا پہلا حصہ (اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ) کو رب تعالیٰ نے قرآن میں کثرت کے ساتھ تکرار فرمایا۔ ان اعمال میں ترغیب کی کثرت ان کی اہمیت کے پیش نظر ہے۔ نماز اس لیے کہ یہ دین کا مضبوط ترین ستون ہے۔ کہ اس کے توسط سے انسان فواحش و محرمات سے بچ جاتا ہے۔ جبکہ زکوۃ ان امور میں سے ہے جس سے معاشرے کی اصلاح ہوتی ہے۔ کیونکہ زکوۃ کی ادائیگی فقیر اور غنی کے درمیان صلہ رحمی کو مضبوط کرتی ہے۔

یوم آخرت پر ایمان کی ترغیب:

رب تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے کہ

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِیّٖنَ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ وَ السَّآىٕلِیْنَ وَ فِی الرِّقَابِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَ الصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِیْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ[11]

ترجمہ: ''کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو ہاں اصلی نیکی یہ کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر اور اللہ کی محبّت میں اپنا عزیز مال دے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیر اور سائلوں کو اور گردنیں چھوڑانے میں اور نماز قائم رکھے اور زکٰوۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں اور صبر والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت یہی ہیں جنہوں نے اپنی بات سچی کی اور یہی پرہیز گار ہیں۔''

اس آیت مبارکہ سے آخرت کے دن میں ترغیب کی اہمیت واضح ہو رہی ہے۔ کیونکہ یہ آیت مبارکہ لوگوں کو اس بات پر ابھار رہی ہے کہ وہ نیک اعمال بجالائیں جو ان کی نجات کا موجب ہوں۔

توبہ کی ترغیب:

رب تعالیٰ قرآن پاک میں توبہ کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے کہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ یُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ یُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ[12]

ترجمہ: ''اے ایمان والو تم اللہ کی طرف توبۃالنصوح کرو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمھاری برائیوں کو مٹادے اور وہ تمھیں ان باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں توبہ کی ترغیب دی ہے۔ کیونکہ توبہ اس قدر اہمیت کی حامل ہے کہ یہ اللہ کی رحمت کے دروازوں میں سے وسیع ترین دروازہ ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ مہربانی کا معاملہ فرماتا ہے۔

امر بالمعروف و نھی عن المنکر کی ترغیب

رب تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ

وَ لْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ13

ترجمہ: ''اور چاہیے کہ تم میں سے ایک ایسی جماعت ہو جو بھلائی کی طرف دعوت دے اور اور نیکی کا حکم کرے اور برائی سے منع کرے اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں امر بالمعروف و نھی عن المنکر کی ترغیب دی ہے کیونکہ اس میں معاشرے کی اصلاح ہے۔ کیونکہ یہ دین متین کی دعوت ہے کہ اس چیز کا حکم کیا جائے جس کا رب نے حکم کیا اور اس چیز سے روکا جائے جس سے رب تعالیٰ نے منع فرمایا۔

مجمع البیان میں ہے کہ

و من قام بھذا العمل فھو من المفلحین الذین ظفروا بالفوز[14]

''اور جو شخص یہ عمل بجالائے گا تو وہ ان فلاح پانے والے لوگوں میں سے ہوگا جو کامیاب ہوئے۔''

والدین کی اطاعت کی ترغیب:

رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا
وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا15

ترجمہ: ''اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور اگر تیرے سامنے ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے سے اُف تک نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے خوبصورت نرم بات کہنا۔ اور ان کے لیے نرم دلی سے عاجزی کا بازو جھکا کر رکھ اور دعا کر کہ اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

رب تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں والدین کے ساتھ بھلائی کرنے اور ان کی فرمانبرداری کرنے کے متعلق خوب ترغیب فرمائی ہے۔

رب تعالیٰ کے انکار اور اس کی آیات اور اس کی نعمتوں کے انکار سے ترہیب:

رب تعالیٰ کے ساتھ کفر کے متعلق ترہیباً قران پاک میں مذکور ہے کہ

وَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّ هِيَ تَفُوْرُ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ
كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ16

ترجمہ: ''اور وہ جنہوں نے اپنے رب کا انکار کیا ہے ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔ وہ جب اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کے شور کی آوازیں سنیں گے اور وہ جوش مارتی ہو گی۔ ایسا معلوم ہو گا کہ جوش کی وجہ سے ابھی پھٹ پڑے گی۔ جب اس میں ایک گروہ ڈالا جائے گا تو ان سے دوزخ کے دروغہ پوچھیں گے کیا تمھارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا۔''

اس آیت مبارکہ میں رب تعالیٰ پر ایمان کی اہمیت کے پیش نظر رب کے انکار اور اس پر عدم انکار سے ڈرایا گیا ہے۔ کیونکہ رب کا انکار ایسا گناہ ہے جس کی بخشش نہیں ہے۔ رب کے ساتھ کفر بہت بڑا کفر ہے۔ کیونکہ رب کا انکار اس کی کتابوں اور رسولوں اور فرشتوں اور اس کی آیات اور اس کی نعمتوں کا انکار ہے الغرض ہر چیز کا انکار ہے۔ کیونکہ یہ سب چیزیں رب تعالیٰ کے اثبات اور اس کی وحدانیت کے اثبات پر واضح دلیل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک کے اندر رب تعالیٰ نے ان چیزوں کے انکار سے سخت وعید فرمائی ہے۔ اور ڈنکے کی چوٹ پر ترہیب فرمائی ہے۔ ایسے منکرین کے عذاب کی صورت قرآن میں یوں بیان فرمائی گئی ہے کہ

عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ

ترجمہ: ''جہنم کا عذاب، کتنا برا ٹھکانا ہے۔''

یہ ایسا عذاب ہے کہ اس میں کافر ایسے ڈالے جائیں گے جس طرح کہ لکڑی بڑی دہکتی آگ میں ڈالی جاتی ہے۔

اس کے تحت امام زمخشری اپنی تفسیر الکشاف میں فرماتے ہیں کہ

وھذہ الرھبة من ھذا العذاب لیتجنب الناس الکفر [17]

''یہ عذاب سے ترہیب اس لیے ہے کہ لوگ کفر سے اجتناب کریں۔''

جب کہ نعمتوں کے انکار کے متعلق قرآن میں ترہیب کے طور پر بیان ہوا ہے کہ

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّ اَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۝ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا وَ بِئْسَ الْقَرَارُ 18 ۝

ترجمہ: ''کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل ڈالا اور انہوں نے اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتار دیا۔ وہ دوزخ ہے۔ اس میں وہ داخل ہوں گے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔''

رب تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں ان لوگوں کو ترہیب فرمائی ہے جو رب کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں۔ یہ وہ نعمتیں ہیں جو رب نے ان پر کر کے احسان فرمایا ہے۔ اگر وہ ان نعمتوں کو شمار کرنا چاہیں تو شمار نہ کر سکیں۔ جن نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہیے تھا انہوں نے شکر کی بجائے ناشکری کا راستہ اختیار کیا۔

چنانچہ شیخ فخر الدین طریحی اپنی تفسیر مجمع البیان میں اس آیت کے تحت ترہیب کی اہمیت کو واضح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

ھؤلاء مصیرھم الھلاک فی الدنیا والآخرۃ فی الدنیا یصیبھم الفقر والقحط وفی الآخرۃ ید خلون جھنم خالدین فیھا وبئس القرار [19]

''یعنی ان لوگوں کے لیے دنیا اور آخرت دونوں میں ہلاکت ہے۔ دنیا میں یہ لوگ محتاجی اور قحط کے شکار ہوں گے جبکہ آخرت میں جہنم میں

ہمیشہ ہمیشہ کے لیے داخل کیے جائیں گے، کتنا برا ٹھکانا ہے۔"

اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی سے ترہیب:

رب تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ

وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ یُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِیْهَا وَ لَهٗ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ[20]

ترجمہ: "اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی حدود سے تجاوز کرے گا تو رب تعالیٰ اس کو جہنم میں داخل کرے گا اور وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے اہانت والا عذاب ہو گا۔"

رب تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں اس شخص کے لیے ترہیب بیان فرمائی ہے جو رب تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کرے گا کہ اس کے لیے رب تعالیٰ نے ہمیشہ کے لیے جہنم کی وعید بیان فرمائی ہے۔ اس میں اہانت والا رسوا کن عذاب ہو گا۔

یوم آخرت کے انکار سے ترہیب:

رب تعالیٰ نے یوم آخرت کے منکرین کو خوف دلاتے ہوئے ترہیباً اپنی لاریب کتاب قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ

وَ اِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ وَ اُولٰٓىٕكَ الْاَغْلٰلُ فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ وَ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ[21]

ترجمہ: "محمد اگر تو عجب بات چاہے تو ان کا کہ کیا عجب ہے کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا نئے سرے سے بنائے جائیں گے، یہی وہ ہیں جو اپنے رب سے منکر ہو گئے اور انہیں کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور یہی دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔"

اس آیت کے تحت تفسیر مجمع البیان میں یہاں مفسر نے ایمان آخرت کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

ای ینکرون المعاد وهو اليوم الذي يعاد فيه خلق الانسان مرة أخرى للحساب وهذا ا هون على الله وايسر من الخلق الأول لان القادر على ايجاد العدم قادر على اعادته مرة اخرى[22]

"یعنی وہ دوبارہ پیدا کر کے اٹھائے جانے کے دن کے منکر ہیں۔ یعنی اس سے مراد وہ دن ہے جس میں انسان کو دوبارہ پیدا کیا جائے گا حساب کتاب کے لیے اور یہ دوبارہ پیدا کرنا رب پر پہلے پیدا کرنے کی نسبت زیادہ آسان ہے کیونکہ وہ ایک چیز کو عدم سے وجود بخشنے پر قادر ہے تو اس کو دوسری بار دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔

ناحق قتل سے ترہیب:

ایک جان بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ اس کی اس اہمیت کے پیش نظر جان کے ناحق قتل سے ترھیباً وعید فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

وَ مَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِیْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ لَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِیْمًا[23]

ترجمہ: "اور جو جان بوجھ کر کسی مسلمان کو قتل کرے گا تو اس کا بدلہ جہنم ہے وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب ہو اور اس کی لعنت ہو۔ اور رب نے اس کے لیے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

اس آیت مبارکہ میں نفس مسلم کی اہمیت کے پیش نظر قتل مسلم سے ترہیب فرما کر سخت وعید سنائی ہے کے ایسے قاتل کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔ نیز یہ شخص مغضوب من اللہ ہے۔ اور رب کی رحمت سے دھتکارہ ہوا ملعون ہے۔ کیونکہ اس نے جان بوجھ کر ایک مسلم جان کو قتل کیا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ مسلم کے خون کی بڑی اہمیت ہے اور اس کا قتل حرام ہے۔

پاکدامن عورت پر تہمت لگانے سے ترہیب:

چنانچہ رب تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ

اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۝ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ[24]۝

جو لوگ پاک دامن بے خبر ایمان والی عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ جس دن ان پر ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ پاؤں گواہی دیں گے جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنہ پاکدامن عورتوں کی عزتوں پر بہتان باندھنے اور تہمت لگانے سے ترہیب فرمائی ہے۔ ایسی پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانے والے دنیا و آخرت میں رب کی رحمت سے دھتکارے ہوئے ملعون ہیں اور ان کے لیے بڑا عذاب تیار ہے۔

اس آیت کے تحت تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ

وھذا شدید الوعید و التھدید لن یقوم بھذا الفعل الذی تتھم بہ اعراض النساء الغافلات المؤمنات باللہ و رسولہ و الیوم الآخر[25]

''یہ سخت وعید اور ڈانٹ اس شخص کے لیے ہے۔ جو اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کے دن پر ایمان لانے والے بے خبر پاکدامن عورتوں کی عزتوں پر تہمت لگائے۔''

پاکدامن عورتوں کی عزت باعظمت اور اہمیت کی حامل ہونے کے سبب تہمت لگانے والے کے لیئے ترھیباً اتنی سخت وعید بیان ہوئی ہے۔ کیونکہ تہمت لگانے والے کو رب تعالیٰ نے دنیا و آخرت دونوں میں ملعون قرار دیا ہے۔ اور ان کے لیے آخرت میں سخت عذاب بھی تیار ہے۔ نیز قیامت کے دن ان کے پاؤں اور ان کے ہاتھ اور ان کی زبانیں بھی ان کے خلاف گواہی دیں گی کہ وہ واقعی تہمت لگایا کرتے تھے۔

خاتمہ:

- قرآن پاک نے ترغیب و ترہیب کا اسلوب اس لیے اپنایا ہے کیونکہ انسان کی طبیعت ہمیشہ اس کی اس محبوب چیز کی طرف مائل ہوتی ہے۔ جب اس کو اس کی ترغیب دلا کر وعدہ کیا جائے۔
- نیز انسان اس چیز سے خوف کھاتا ہے جس سے اسے ڈرایا جائے۔
- قرآن کا اسلوب ترغیب دلوں کو نیک اعمال کی طرف راغب کرتا ہے اور ان کا شوق دلاتا ہے جبکہ اسلوب ترہیب انسانی جان کو ڈرا کر، خوف دلا کر راہ ہدایت کی طرف لے آتا ہے۔

- نیز اسلوب ترغیب میں نرمی کا مظاہرہ کیا گیا ہے جبکہ اسلوب ترہیب میں شدت کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔

حوالہ جات:

[1] ہدایۃ المرشدین الی طریق الواعظ والخطابۃ، ص ۱۹۲، مصنف: شیخ علی محفوظ، طبع: دار المعرفۃ، بیروت لبنان

[2] ہدایۃ المرشدین الی طریق الواعظ والخطابۃ، ص ۲۰۲، مصنف: شیخ علی محفوظ، طبع: دار المعرفۃ، بیروت لبنان

[3] البقرہ: ۲۲۔۲۱

[4] مجمع البیان، ج ۱، ص ۱۵۵، مفسر شیخ فخر الدین الطریحی

[5] سورۃ النساء: ۸۰

[6] سورۃ الحشر: 7

[7] تفسیر الکشاف، ص ۲۴۸، مفسر جار اللہ زمخشری، دار المعرفہ، بیروت لبنان

[8] سورۃ الزمر: ۱۸

[9] تفسیر ابن کثیر، ج ۴، ص ۵۳

[10] البقرۃ: ۱۱۰

[11] البقرۃ: ۱۷۷

[12] التحریم: 8

[13] سورۃ آل عمرآن: ۱۰۴

[14] مجمع البیان، ج ۲، ص ۸۰۷

[15] سورۃ الاسراء: ۲۴۔۲۳

[16] سورۃ الملک: ۸۔۶

[17] تفسیر الکشاف، ص ۱۱۲۵، جار اللہ زمخشری

[18] سورۃ ابراہیم: ۲۹۔۲۸

[19] تفسیر مجمع البیان، ج ۵، ص ۴۸۶

[20] سورۃ النساء: ۱۴

[21] سورۃ الرعد: ۵

[22] تفسیر مجمع البیان، ج ۶، ص ۴۲۶

[24] سورۃ النور: ۲۴۔۲۳

[25] تفسیر مجمع البیان، ج ۷، ص ۲۱۱

References

1. Hidayat al-Marshdeen al-Tariq al-Wa'iz wa'l-Khattaba, p. 192, by Shaykh 'Ali Al-Mahfuz, Dar al-Mu'rifa, Beirut, Lebanon

2. Hidayat al-Marshdeen al-Tarikh al-Wa'iz wa'l-Khattaba, p. 202, author: Shaykh 'Ali Mahfuz, Dar al-Mu'rifa, Beirut, Lebanon
3. Al-Baqara: 21-22
4. Majma' al-Bayan, vol. 1, p. 155, Mufasir Sheikh Fakhr al-Din al-Taryahi
5. Surah Al-Nisa: 80
6. Surah Al-Hashr: 7
7. Tafseer al-Kashaf , p. 248, Mufassir Jarallah Zamakhshari, Dar-ul-Ma'rafa, Beirut, Lebanon
8. Surah Al-Zamar: 18
9. Tafseer Ibn Kathir, vol. 4, p. 53
10. Al-Baqarah:110
11. Al-Baqarah: 177
12. Al-Tahrim:8
13. Surah Al-Imran: 104
14. Majma Al-Bayan, Vol: 2, p. 807
15. Surah Al-Israa: 24,23
16. Surah Al-Mulk: 6-8.
17. Tafseer al-Kashaf, p. 1125, Jarallah Zamakhshari
18. Surah Ibrahim: 28-29.
19. Tafseer Majma al-Bayan , vol. 5, p. 486
20. Surah Al-Nisa: 14
21. Surah Al-Ruad:5
22. Tafseer Majma al-Bayan, vol. 6, p. 426
23. Surah Noor: 23-24
24. Tafseer Majma al-Bayan, vol. 7, p. 211